© rasailojaraid.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وبہ نستعین......

اداریہ

دینی مدارس کی اسناد پر اعتراض......

گزشتہ شمارے میں ہم نے لکھا تھا:.........دینی مدارس وطن عزیز کے وہ تعلیمی ادارے ہیں جو اپنے وسائل خود پیدا کرتے ہیں اور بغیر کسی سرکاری گرانٹ کے انسانیت کی خدمت کا فریضہ انجام دیتے ہیں انہیں ہمیشہ سرکار کی طرف سے گرانٹ کی پیش کش رہی مگر ان میں سے ان مدارس نے جو دینی غیرت وحمیت کے جذبے سے قائم ہوئے ہیں' نے گرانٹ لینے سے گریز وانکار کیا...... بالخصوص صوفیا کے زیر اثر مدارس ہمیشہ اس سے محترز رہے اس طرح وطن عزیز کے سرکاری وسائل پر کسی قسم کا کوئی بوجھ ڈالے بغیر قیام پاکستان سے تا حال یہ مدارس اپنی شان استغناء کے ساتھ مصروف عمل ہیں...... کہیں کہیں کچھ مدارس نے اگر سرکاری وظیفہ قبول کیا تو وہ بھی طلبہ کے حصے کی وہ زکوۃ جو براہ راست ان تک پہنچنے کی بجائے سرکار کے کھاتے میں اس لئے چلی گئی تھی کہ وہ زکوۃ ادا کرنے والوں کے بینک کھاتوں سے وضع کرلی گئی تھی......اس طرح مدارس نے پھر بھی قومی خزانے پر کوئی بوجھ نہیں ڈالا بلکہ زکوۃ کی مد جو غریب طلبہ دین کے لئے منجانب اللہ مختص ہے اسی سے اپنا حصہ حاصل کیا......

مغرب چونکہ ان مدارس کے درویشوں سے سخت خائف ہے اور اسے یقین واثق ہے کہ اس اسلامی ملک میں جو کچھ رکاوٹ مغربیت کے پروان چڑھنے میں ہے وہ انہی مدارس اور ان کے فارغ التحصیل علماء کی وجہ سے ہے اس لئے انہوں نے مدارس کی امداد رکوانے کی ہر ممکن کوشش کی اور مدارس کو عطیات دینے والے تاجر ومتمول حضرات پر کڑی نظر رکھی ہوئی ہے......دوسری طرف مدارس کو یہ باور کرانے کی کوششیں جاری ہیں کہ تمہارے فارغ التحصیل طلبہ بے روزگاری کا شکار ہیں یا کم از کم نہایت معمولی تنخواہوں پر ان کا گزر بسر ہے ان کی معاشی حالت کو بہتر بنانے کے لئے ضروری ہے کہ مدارس اپنا وہ نصاب ختم کردیں جو خالص عالم پیدا کرتا ہے بلکہ اس نصاب زریں میں کچھ ٹاٹ کے ایسے پیوند بھی لگالیں جن سے روٹی روزی کمانے کا معاملہ آسان ہوجائے' حال ہی میں جامعہ کراچی کی اکیڈمک کونسل کے اجلاس میں مدارس کے فارغ التحصیل طلبہ کی اسناد کے معادلہ کی منظوری کے موقع پر رئیس کلیہ معارف اسلامیہ نے ان اسناد کے معادلہ کو رکوانے کی کوشش کی' جب ان کی بات نہیں مانی گئی تو انہوں نے اس پر دو اختلافی نوٹ لکھے جو ریکارڈ پر ہیں اور ہمیں وفاق المدارس سے تعلق رکھنے والے ایک دوست نے بھجوائے ہیں......

پہلے اختلافی نوٹ کے الفاظ یہ ہیں.........

وقت محنت کی برکتیں اللہ بو ... چونکہ محنت رفت کوئی راہ تو

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہمارے ہاں ٹوٹل ۲۰۰۰ نمبرز میں سے سبجیکٹس کے نمبرز دیئے جاتے ہیں اور کالجز میں سالانہ امتحانات کے تحت ۱۰۰۰ نمبرز میں سے نمبر دیئے جاتے ہیں مگر شہادۃ العالمیہ میں ٹوٹل چھ سو نمبروں میں سے نمبر دیئے جاتے ہیں اور اسے دوسالہ کورس قرار دیا جاتا ہے یہ بات نا قابل فہم اور غیر مساویانہ معلوم ہوتی ہے۔اس لئے (ان اسناد کو) مساوی قرار دینے سے پہلے اس امر کا جائزہ لیا جائے کہ ان اداروں کا جاری کردہ کشف الدرجات کا طریقہ امتحان اور تدریس کیا ہے......

دوسرے اختلافی نوٹ میں انہوں نے لکھا:......شہادۃ العالمیہ کی اسناد کے حاملین کو عربی/اسلامک اسٹڈیز میں سے کسی ایک سبجیکٹ کو اختیار کرنے کا موقع فراہم کیا جائے بیک وقت انہیں ڈبل ایم اے کا معادلہ دینا غلط ہے......اسی طرح معادلہ دینے سے پہلے یہ دیکھ لیا جائے کہ جو سبجیکٹس اسلامیات اور عربی میں پڑھائے جارہے ہیں وہ تمام سبجیکٹس اس کے یہاں بھی پڑھائے جارہے ہیں یا نہیں؟ کیوں کہ میرے علم کے مطابق ہمارے یہاں تصوف' سیرت نبوی' دعوت وعزیمت' تمدن اسلام' اسلامی معاشیات' تصوف' اسلام اور عورت' اور اسلامی عمرانیات وغیرہ مضامین پڑھائے جاتے ہیں۔اگر یہ مضامین وہاں بھی پڑھائے جاتے ہیں تو انہیں معادلہ دیا جائے بصورت دیگر ان طلبہ کو معادلہ دینے سے پہلے Deficiency کورس کرایا جائے۔اس سے یونیورسٹی کا وقار بلند ہوگا اور مطابق قاعدہ وقانون بھی ہوجائے گا..................... (قرارداد اکیڈمک کونسل نمبر ۱۵ مورخہ ۱۳ مارچ ۲۰۱۴ پر اختلافی نوٹ)

ان اختلافی نوٹس کے حوالہ سے دینی مدارس میں خاصی تشویش پائی جاتی ہے۔اور وہ اپنے ہاں ایسے مریضوں کے لئے ایک deficiency کورس شروع کرانے کا سوچ رہے ہیں جن میں جدیدیت کا وائرس' اور مدارس کے حوالہ سے westeranized bacteria (ایک خاص قسم کے زہریلے جراثیم) پائے جاتے ہیں......

دینی مدارس کی اسناد کو ایم اے اسلامیات اور عربی کے مساوی قرار دلوانے میں' انجمن طلبہ مدارس عربیہ پاکستان کا اہم رول رہا ہے اور مجلّہ فقہ اسلامی کے بانی جناب ڈاکٹر نور احمد شاہتاز صاحب نے اس کے سیکرٹری جنرل کی حیثیت سے ستر کی دہائی میں بڑی محنت کی ہے صدر پاکستان جناب جنرل محمد ضیاء الحق کی حکومت کے وزیر تعلیم جناب محمد علی ہوتی سے انجمن کے ایک وفد نے ملاقات کر کے اس کام کا آغاز کیا اور تمام مکاتب فکر کے علماء کو اس اہم کام کی طرف متوجہ کیا' چنانچہ اسناد کو ایم اے عربی واسلامیات کے مساوی قرار دلوانے میں دیگر علماء کے علاوہ سب سے اہم کردار موجودہ رئیس کلیہ معارف اسلامیہ ڈاکٹر شکیل اوج کے شیخ ومرشد قائد ملت اسلامیہ حضرت علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی رحمہ اللہ تعالی نے ادا کیا تھا......یہ اسناد آنکھ بند کر کے ایک ہی دن میں

☆ اذا کان رب البیت بالدف مولعا ...... فشیمۃ اهل البیت کلهم رقص ☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

منظور نہیں کر لی گئی تھیں بلکہ ان پر حکومتی سطح پر اس وقت کے ممتاز یونیورسٹی اساتذہ، یو جی سی اور وزارت تعلیم کے اعلی افسران نے کئی ماہ کے غور وخوض کے بعد انہیں عربی و اسلامیات کے مساوی تسلیم کیا تھا اور صدر مملکت نے بصد مسرت اس کا اعلان فرمایا تھا..........

شہادۃ العالمیہ کی سند کو ڈبل ایم کے کے مساوی اسی لئے تسلیم کیا گیا تھا کہ دورہ حدیث تک پہنچتے پہنچتے دینی مدارس کے طلبہ وہ تمام نصاب مکمل کر لیتے ہیں جو عصری جامعات کے شعبہ ہائے عربی و اسلامیات میں پڑھائے جاتے ہیں...... علمی انحطاط کے باعث جن مضامین کو جامعات کے نصاب سے خارج کر دیا گیا اور ان کی جگہ بھرتی کے مضامین ڈال دیئے گئے، مدارس میں اب بھی ان پر بھرپور توجہ دی جاتی ہے...... اس لئے یہ اسناد کسی صورت ڈبل ایم اے سے کم درجہ کی نہیں...... افسوس ہے کہ مغرب زدگی اور جدیدیت پسندی نے عصری جامعات کے شعبہ ہائے اسلامیات و عربی اور کلیات کے اہم لوگوں کو بری طرح اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے اور وہ وقتاً فوقتاً دینی مدارس کے خلاف کوئی نہ کوئی فتنہ برپا کرتے رہتے ہیں......

ماضی میں بھی دینی مدارس کو ناکام کرنے اور عوام کو ان سے متنفر کرنے کے لئے ہر اسلام دشمن نے مختلف ہتھکنڈے اختیار کئے مگر سوائے ناکامی کے کچھ حاصل نہ ہوا، ہمارا مطالبہ ہے کہ مدارس کی اسناد جنہیں یو جی سی ڈبل ایم اے تسلیم کر چکی ہے ان میں کوئی رخنہ اندازی نہ ہونے دی جائے.......... ہم شیخ الجامعہ جامعہ کراچی جناب پروفیسر ڈاکٹر محمد قیصر صاحب و دیگر اراکین کونسل کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں کہ انہوں نے ان اختلافی نوٹس کا کوئی نوٹس نہیں لیا اور معادلہ جاری کرنے کے معاملات کی منظوری دے دی.......... فجزاھم اللہ احسن الجزاء......

نوٹ: قارئین محترم ہم مارچ کا شمارہ پیش نہیں کر سکے تاہم اپریل میں ہم یکے بعد دیگرے دو شمارے شائع کر کے اس کمی کو پورا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں زیر نظر شمارہ اپریل اول جبکہ اس کے بعد اپریل ثانی پیش کیا جائے گا...... بعض تکنیکی وجوہات کی بناء پر مارچ گزر جانے کے بعد ہم اسے مارچ کا شمارہ کہنے سے گریز کر رہے ہیں آپ اسے مارچ کا شمارہ ہی شمار فرمائیں...... اپریل کا انشاء اللہ اپریل ثانی کی صورت میں جلد پیش کیا جائے گا...... بعض احباب نے اب تک تجدید رکنیت نہیں کرائی، ان سے گزارش ہے کہ وہ اپنا حساب خود چیک کر لیں اور تجدید رکنیت کے لئے اپنا زر تعاون بھجوا دیں، بصورت دیگر ان کی رکنیت منسوخ اور مجلّہ کی ترسیل موقوف کرنا پڑے گی جس کے لئے ہم پیشگی معذرت خواہ ہیں......

(مدیر معاون محمد اجمل منصور)

☆ اگر ز باغ رعیت ملک خورد سیبی .... بر آورند غلامان او درخت از بیخ

© rasailojaraid.com